101257- موبائل یا ویڈیو کیمرہ کے ساتھ تصویر بنا کر کمپیوٹر میں منتقل کرنا حکم

سوال

ویڈیو اور فوٹو گرافی کے متعلق میرے دو سوال ہیں :

کیا ویڈیو یا فوٹو کو کمپیوٹر یا کسی بھی الکٹرانک آلہ پر پیش کرنا تصویر شمار ہوتا ہے ؟

اور اگر تصویر نہیں تو کیا انہیں دیکھنے کے لیے کوئی شرطیں ہیں ؟

کیا آپ مجھے اسے جائز اور ناجائز قرار دینے والے علماء کرام کے ناموں کی لسٹ فراہم کر سکتے ہیں، اس میں دلائل کا بھی اضافہ ہونا چاہیے ؟

اس موضوع کے متعلق میں نے آپ کے بہت سارے جوابات کا مطالعہ کیا ہے، لیکن میں ابھی تک حیران ہوں، اس لیے اس سوال کا جواب دینے پر میں آپ کا ممنون و مشکور رہونگا.

پسندیدہ جواب

اول :

انسان، پرندے اور حیوان وغیرہ ذی روح
کی تصاویر بنانی حرام ہے، چاہے یہ فوٹو گرافی اور کیمرہ کے ذریعہ ہی ہو، علماء کرام
کا صحیح قول یہی ہے، مزید آپ سوال نمبر (
10668) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

وہ تصاویر حرام ہیں جو ثابت اور پرنٹ
شدہ ہوں اور نظر آئیں جنہیں محفوظ کرنا ممکن ہو، لیکن وہ تصاویر جو ٹیلی ویژن یا
ویڈیو یا موبائل میں سکرین پر ظاہر ہوتی ہیں وہ حرام تصاویر کا حکم نہیں رکھتیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" موجودہ نئے طریقہ سے تصویر کی دو
قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

نہ تواس تصویر کا کوئی مشہد ہواور
نہ ہی مظہر، جیسا کہ مجھے ویڈیو کی ریل میں موجود تصاویر کے متعلق بتایا گیا ہے، تو
اس کو مطلقا کوئی حکم حاصل نہیں، اور نہ ہی مطلقا یہ حرمت میں داخل ہوتا ہے، اس لیے
جو علماء کاغذ پر فوٹو گرافی سے منع کرتے ہیں ان کا کہنا ہے : اس میں کوئی حرج نہیں،
حتی کہ یہ سوال کیا گیا :

آیا مساجد میں دیے جانے والے دروس
اور لیکچر کی تصویر بنانی جائز ہے ؟

تواس کے جواب میں رائے یہی تھی کہ
ایسا نہ کیا جائے، کیونکہ ہوسکتا ہے یہ چیز نمازیوں کے لیے تشویش کا باعث ہو، اور
ہوسکتا ہے منظر بھی لائق نہ ہو.

دوسری قسم :

کاغذ پر موجود تصویر.......

لیکن یہ دیکھنا باقی ہے کہ : جب انسان
مباح تصویر بنانا چاہے، تو اس میں مقصد کے اعتبار سے پانچ احکام جاری ہونگے، لہذا
اگر اس نے کسی حرام چیز کا قصد کیا تو یہ حرام ہوگی، اور اگر اس سے واجب مقصود ہو
تو یہ واجب ہے، کیونکہ بعض اوقات تصویر واجب ہوجاتی ہے، اور خاص کر متحرک تصویر،
مثلا جب ہم دیکھیں کہ کوئی شخص جرم کر رہا اور اس جرم کا تعلق حقوق العباد سے ہے
یعنی وہ کسی کو قتل کر رہا ہے اور ہم اس کو تصویر کے بغیر ثابت ہی نہیں کر سکتے، تو
اس وقت تصویر بنانی واجب ہوگی.

اور خاص کر ان مسائل میں جو معاملات
کو مکمل کنٹرول کرتے ہیں، کیونکہ وسائل کو احکام مقاصد حاصل ہیں، اگر ہم اس خوف اور
خدشہ کی بنا پر یہ تصویر بنائیں کہ کہیں مجرم کے علاوہ کسی اور کو اس جرم میں نہ
پھنسا دیا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ تصویر بنانا مطلوب ہوگا، اور اگر
تفریح کی بنا پر تصویر بنائی جائے تو بلاشک وشبہ یہ حرام ہے. انتہی.

دیکھیں : الشرح الممتع (197/2).

مستقل فتوى كميٹی کے علماء کرام سے
درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا کیمرہ یا ٹیلی ویژن کی تصویر
جائز ہے، اور کیا ٹی وی دیکھنا خاص کر خبریں دیکھنا جائز ہیں؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"کیمرہ یا دوسرے آلات تصویر کے ساتھ
ذی روح کی تصویر اتارنی جائز نہیں، اور نہ ہی ذی روح کی تصاویر باقی رکھنا جائز ہیں، صرف ضرروت والی مثلا شناختی کارڈ یا پاسپورٹ والی تصویر اتروانی اور اسے رکھنا جائز ہے، کیونکہ اس کی ضرورت ہے.

لیکن ٹی وی ایک ایسا آلہ ہے جسے فی
نفسہ کوئی حکم حاصل نہیں، لیکن اس کے استعمال کے اعتبار سے حکم ہو، اس لیے اگر تو یہ حرام یعنی گانے اور گندی فلمیں اور ڈرامے دیکھنے، اور پرفتن تصاویر دیکھنے، اور جھوٹ و بہتنا الحاد اور حقیقت کو توڑ موڑ کر بیان کرنے اور فتن و فساد کو ابھارنے والے پروگرام دیکھنے کے استعمال ہو تو یہ حرام ہے.

اور اگر اسے خیر و بھلائی مثلا قرآن
مجید کی تلاوت اور حق بیان کرنے اور امر بالمعروف والنہی عن المنکر جیسے پروگرام دیکھنے میں استعمال کیا جائے تو یہ جائز ہے.

اور اگر اسے دونوں قسم کے پروگراموں
کے لیے استعمال کیا جائے تو پھر اسے حرام کا حکم ہی دیا جائیگا، چاہے دونوں چیزیں برابر ہوں، یا پھر برائی والی جانب غالب ہو" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث
العلمية والافتاء (458/1).

حاصل یہ ہوا کہ: ویڈیو یا موبائل سے
تصویر لے کر اسے کمپیوٹر وغیرہ دوسرے آلات میں داخل کرنا حرام تصویر کے حکم میں نہیں آتا.

سوم :

اور وڈیو یا کمپیوٹر یا موبائل میں موجود تصاویر کو دیکھنے کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ : اگر یہ تصاویر حرام پر مشتمل نہ ہوں تو انہیں دیکھنے میں کوئی حرج نہیں، حرام کی مثال یہ ہے کہ : مرد غیر محرم عورتوں کی تصویریں دیکھیں، یا پھر عورت کا عورتوں کی ایسی تصاویر دیکھنا جو پرفتن اعضاء ننگے کیے ہوں، یا پھر ان تقریبات اور محفلوں کی تصاویر دیکھنا جس میں مرد و عورت کا اختلاط ہو، اور فتنہ پھیلے، کیونکہ اسے دیکھنا حرام ہے، اور اسی طرح جب وڈیو میں موسیقی اور گانا بجانا شامل ہو تو بھی دیکھنا حرام ہے.

شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"ٹی وی یا وڈیو کے ذریعہ تصویر دیکھنا بھی برائی میں شامل ہے، ان پرفتن تصاویر کو دیکھنا اور اسے دیکھ راحت محسوس کرنا بھی برائی ہے، وہ تصاویر وڈیو اور ٹی وی وغیرہ کے ذریعہ فلموں میں دکھائی جاتی ہیں، جن میں بے پردہ عورتیں پیش کی جاتی ہیں، اور خاص کر وہ فلمیں جو دوسرے ممالک سے پیش کی جاتی ہیں، اور جسے آج کل ڈش کہا جاتا ہے کے ذریعہ براہ راست پیش کیا جارہا ہے اللہ کی قسم یہ فتنہ ہے.

ایسا فتنہ کہ جو بھی ان تصاویر کو دیکھتا ہے خطرہ ہے کہ اس فاحشہ اور زانی کی تصویر اس کے دل میں گھر کر جائے، یا پھر اس کی آنکھوں کے سامنے سکرین پر جو فحش کام ہو رہا ہے دیکھنے والا اس تک پہنچنے کا طریقہ ڈھونڈتا پھرے، اور اپنی شہوت پوری کرے بغیر کوئی چارہ نہ ہو اور وہ خواہشات میں پڑ جائے، جو فحش کام میں پڑنے کا سبب اور باعث بنے.

تو جب وہ یہ تصاویر دیکھ رہا ہے اس وقت اس کے ساتھ ایمان نہیں رہتا چاہے وہ تصویر ہاتھ سے بنی ہوں یا پھر اخبارات اور میگزین میں چھپی ہوئی ہوں، یا پھر براہ راست ڈش پر دکھائی جا رہی ہو، یا پھر فلموں وغیرہ میں پیش کی جا رہی ہوں.

یہ گناہ و معاصی اور حرام کام بہت زیادہ پھیل چکے ہیں، اور اس کی کثرت ہو چکی ہے، اور یہی نہیں بلکہ یہ دوسرے فحش کام

کی بھی دعوت دیتا ہے، جب عورت ان غیر محرم مردوں کو دیکھتی ہے تو پھر اس کا دل فحاشی کی طرف مائل ہونے لگے گا.

اور جب عورت ان بے پرد اور فاحشہ عورتوں کئی قسم کے فتنہ وفساد میں پڑی ہوئی عورتوں کو دیکھے گی تو خطرہ ہے کہ دوسری عورتیں اس کی نقل کرتے ہوئے وہ بھی ایسا کرینگی، تو یہ عورت خیال کریگے کی وہ ان عورتوں سے زیادہ عقلمند ہے، اور اس سے طاقت وقوت میں بہتر ہے، تو یہ اس کے حیاء کا پردہ اتارنے کا باعث بن جائے اور اپنا چہرہ ننگا کر بیٹھے، اور اپنی زیبائش و زینت اجنبی اور غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر کرنے لگے، اور فتنہ وخرابی کا باعث بن جائے، اس سے بڑھ کر اور کیا فتنہ ہوگا " انتہی

ماخوذ از: شیخ ابن جبرین کی ویب سائٹ.

شیخ نے جو کچھ ٹی وی کے بارہ میں کہا ہے ویڈیو کے بارہ میں بھی وہی کہا جائیگا.

واللہ اعلم.